گوھر توئی از کان ما دیگر چه می خواهی بگو
تو نور هستی انما دیگر چه می خواهی بگو
در حسن توزیبانم در عشق تو پیدامنم
از بهر شیدا تو منم دیگر چه می خواهی بگو
تو نیست بودے در جهاں بے نام بودے بے نشان
با وصف خوف کردم عیاں دیگر چه می خواهی بگو
آنجا که راه می روم از تو جدا هر گز نیم
هر جا که باشی باتوام دیگر چه می خواهی بگو
جز عشق نبود کار ما جز باده بنود یار ما
ساقی بود خمار ما دیگر چه می خواهی بگو
بازار مند آگنده برجز عشق من دیگر نه خور
گر مئے خوری هم عشق خوردیگر چه می خواهی بگو
جز عشق در بازار ما مفروش اے دلدار ما
جز عشق نه آید کار ما دیگر چه می خواهی بگو

ایں اسرار معلوم کن بے اورا نظر مفهوم کن
ایں غیر را آندوم کن دیگر چه می خواهی بگو
انی ان اللّٰه گوش کن ایں جام صبها نوش کن
تو جز خدا سر پوش کن دیگر چه می خواهی بگو
جز عشق اندر راه من بالا نشد اے ماه من
جز عشق تو اے شاه من دیگر چه می خواهی بگو
هر نقش بندی کرده ام پر نور صورت بسته ام
بنگر که چوں آراسته ام دیگر چه می خواهی بگو
در ثم وجه اللّٰه بیان کردم به تو دارم نشان
تا روئے من کردم عیاں دیگر چه می خواهی بگو
نور اعلے نور تو در نور ایں منظور تو
نور من است ایں نور تو دیگر چه می خواهی بگو
من نور را صورت کنم سکه ان بروئے زنم
بروئے بنگر که آنجا منم دیگر چه می خواهی بگو

جز روئے من دیگر مبین در مجلس دیگر منشین
جز میوہ دیگر مچنین دیگر چہ می خواهی بگو
راجا تو خود را سہو کن در عشق من مہو کن
گرک مناهی لهو کن دیگر چہ می خواهی بگو

معرفت عشق کے علاوہ کچھ اور چاہتے ہو تو بولو

میری معرفت کی کان میں گوہر موجود ہے کچھ اور چاہتے ہو تو بولو. میں اپنے معشوق کے حسن میں زیبا ہوں اور میرے وجود میں اس کے عشق کا ظہور ہے. میرا تولاّ وعشق مشتاق ہے اور تجھے کیا چاہیئے بول تو اس جہاں میں نہیں ہے، بے نام نشاں ہے تیرے وصف کو ظاہر کرنے میں خوف ہے اس کے علاوہ تجھے کیا چاہیے بول. میں یہاں جس راہ پر سفر کر رہا ہوں تو موجود ہے اے میرے محبوب اس کے علاوہ کیا چاہیے بولو، اس کے عشق کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے صرف میرے محبوب کی شرابِ عشق ہے اے ساقی اسی عشق کا مجھے نشہ رہتا ہے اس کے علاوہ کیا

چاہیے بولو، میرے بازار میں میرے عشق کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ میں اس کے علاوہ کوئی شے خریدوں جو میں نے بازارِ عشق سے شرابِ معرفت خریدی ہے اسے پی کر میں مست ہوں اس کے علاوہ اور کیا چاہیے بولو، میرے عشق کے علاوہ اے محبوب اس بازار سے کچھ اور نہ خرید اور عشق کے علاوہ مجھے کسی چیز سے کیا سروکار اسکے علاوہ کیا دیگر شے ہے جو چاہیے بولو.. یہ اسرار و رموز عشق معلوم کر اور اس کو اپنی نظروں میں محفوظ کر اس کے غیر وعدم سے کیا کام اسکے علاوہ کیا چاہیئے بولو، اور معرفتِ اللہ کو سن، عشق کی شراب پی جا اور اللہ کے سوائے سب سے گریز کر اس کے علاوہ کیا چاہیے بولو، عشق کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے جو مجھ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے کیوں کہ میرا دل منزلِ بالا پر ہے اے میرے معرفت کے چاند صرف عشق کی وجہ سے میرا دل بادشاہ ہے اور مجھے کیا چاہیے اسکے علاوہ بولو، میں نے اس معشوق کے نور کا نقش اپنے اندر لے لیا ہے اور اس کی صورتِ نور سے وابستہ ہوں میں اس نور کے سنگار سے آراستہ ہوں اس کے علاوہ مجھے کیا چاہیئے بولو،

اللہ کے چہرے اور اس کی صورت یعنی جو میرے معشوق کا جلوہ ہے، یعنی مولائے کائناتؑ، سب کچھ اسرارِ معرفت مجھ سے بیان کرر ہے ہیں اور سب کچھ مجھ پر ظاہر کر دیا ہے...

نورا علیٰ نور میں میرا نور ہے یہی مجھے منظور ہے یعنی جو میرا نورؑ ہے وہ ہی تیرا نور ہے اس کے علاوہ مجھے کیا چاہیئے بولو.میرا نور اس کی صورت ہے میں اس کے نور میں فنا ہو.انا کو میں ختم کرتا ہوں میرے علاوہ اس نور میں کوئی اور نہیں ہے اور مجھے کیا چاہئے بولو، اس معشوق کی مجلس نورانیہ کے علاوہ مجھے کسی سے کیا کام میرا قلب اس نور کی جگہ ہے، وہی میری معرفت کا میوہ ہے اور مجھے غیر سے کیا لینا اور کیا چاہیئے بولو، راجا تو خود معرفت میں فنا ہو جا، بلکہ میرے عشق میں محو ہو جا.جو معرفت کے کام نہیں ہیں ان میں کھیل مت اور تجھے کیا چاہئے اس کے علاوہ بول، قلندرِ کبریا اس غزل میں واضح طور پر فرمار ہے ہیں کہ جب مردِ مومن کو معشوقِ حقیقی کی معرفت ہو جاتی ہے اور اس نورِ حقیقی میں وہ فنا ہو جائے تو اسکے بعد اسکو دنیا کے مسائل کی کیا حاجت رہ جاتی ہے....